احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات | 17-اپریل 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
فون 213029

جلد 47-82 نمبر 84 | جمعرات 9 ذی الحجہ۔ 1417ھ 17 شہادت 1376ھش 17 اپریل 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ

اطلاع

ربوہ 15۔ اپریل 1997ء محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) حرم حضرت امام جماعت الثانی کی صحت کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔
سیدہ ام متین صاحبہ کے مستقل پیس میکر Pace maker لگا دیا گیا ہے۔ طبیعت اب بہتری کی طرف مائل ہے احباب جماعت کی خدمت میں مکمل صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اخلاق سے کوئی صرف نرمی کرنا ہی مراد نہ لے لے۔ خُلق اور خَلق دو لفظ ہیں' جو بالمقابل معنوں پر دلالت کرتے ہیں۔ خَلق ظاہری پیدائش کا نام ہے۔ جیسے کان' ناک' یہاں تک کہ بال وغیرہ بھی سب خلق میں شامل ہیں اور خُلق باطنی پیدائش کا نام ہے۔ ایسا ہی باطنی قویٰ جو انسان اور غیر انسان میں مابہ الامتیاز ہیں' وہ سب خُلق میں داخل ہیں۔ یہاں تک کہ عقل فکر وغیر تمام قوتیں خلق ہی میں داخل ہیں۔

خُلق سے انسان اپنی انسانیت کو درست کرتا ہے۔ اگر انسان کے فرائض نہ ہوں' تو فرض کرنا پڑے گا کہ آدمی ہے؟ گدھا ہے؟ یا کیا ہے؟ جب خلق میں فرق آ جاوے' تو صورت ہی رہتی ہے۔ مثلاً عقل ماری جاوے تو مجنون کہلاتا ہے۔ صرف ظاہری صورت سے ہی انسان کہلاتا ہے۔ پس اخلاق سے مراد خدا تعالیٰ کی رضا جوئی (-) کا حصول ہے۔ (-) یہ اخلاق بطور بنیاد کے ہیں۔ اگر وہ متزلزل رہے تو اس پر عمارت نہیں بنا سکتے۔ اخلاق ایک اینٹ پر دوسری اینٹ کا رکھنا ہے۔ اگر ایک اینٹ ٹیڑھی ہو' تو ساری دیوار ٹیڑھی رہتی ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔

خشتِ اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریّا مے رود دیوار کج

(ملفوظات جلد اول صفحہ 83)

اللہ کا ذکر نہ کرنے والوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وہ دل جو خدا کا ذکر سنتے ہیں اور نرم پڑنے کی بجائے سخت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ طبیعت ان کی گھبراتی ہے۔ کہتے ہیں کیا بات لے بیٹھے ہیں۔ چھوڑو کوئی اور بات کرو۔ خدا کی باتیں بھی اس زمانے میں بھلا چل سکتی ہیں۔ کوئی دلچسپی کی بات کرو۔ کوئی نشے کی بات کرو' کچھ کھیلنے کودنے کی بات کرو' کچھ نمائشوں کے قصے چلیں۔ دنیا کی لذتوں کی باتیں ہوں تو بات بھی بنے' یہ خدا کی باتیں تم کیا لے بیٹھے ہو۔ ایسے لوگ ہیں جو جب یہ ذکر سنتے ہیں ذکر الٰہی کا' تو ان کے دل سخت ہوتے چلے جاتے ہیں پتھر بنتے جاتے ہیں اور ایک وہ ہیں (-) کہ وہ بدنصیب ایسے پتھر ہیں کہ اللہ کے ذکر کی ان میں صلاحیت ہی باقی نہیں رہی۔ وہ ذکر کرنے سے عاری لوگ ہیں۔ ایک سنتے ہیں اور بدکتے ہیں اور مزید سخت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ایک وہ جو سخت ہو چکے ہیں اور ذکر اللہ کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں ہے۔ ان دونوں معنوں میں آیت ایسے لوگوں پر لعنت بھیج رہی ہے اور ان کی ہلاکت کی خبر دے رہی ہے (-) یہی وہ لوگ ہیں جو کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔

اب یاد رکھیں کہ جو لوگ ذکر الٰہی سے غافل رہتے ہیں ان کی یہی منزل ہے جو بیان کی گئی ہے کوئی شخص جو ذکر الٰہی کی راہ میں آگے نہیں بڑھ رہا وہ اپنے مقام پر کھڑا نہیں رہا کرتا۔ وہ رفتہ رفتہ ان لوگوں میں شامل ہو رہا ہوتا ہے جن کے دل خدا کے لئے سخت ہو چکے ہیں۔ اور ایسا شخص جو ذکر الٰہی میں لذت نہیں پاتا اس کے دل کو کوئی اور چیز سنبھال نہیں سکتی کیونکہ وہ لذت کے بغیر اپنے دل کو چھوڑ نہیں سکتا اس لئے خدا کی بجائے دنیا کی لذتیں دن بدن' رفتہ رفتہ اس کے دل پر قابض ہوتی چلی جاتی ہیں۔ پس یہ بہت ہی خطرناک مقام ہے۔ سمجھنا چاہئے بیچ کی کوئی راہ

باقی صفحہ 8 پر

صابروں کے واسطے خدا تعالیٰ نے بے حساب اجر رکھے ہوئے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

کریسنٹ گریمر ہائی سکول کی سالانہ

تقریب تقسیم انعامات

○ کریسنٹ گریمر ہائی سکول فیکٹری ایریا ربوہ کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات مورخہ 7۔ اپریل 1997ء کو شام پانچ بجے سکول ہذا میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد سال گزشتہ کی رپورٹ پیش کی گئی۔ اس کے بعد تقسیم انعامات کی کارروائی شروع ہوئی۔ محترم مولانا نے انعامات تقسیم فرمائے بعد ازاں صدر مجلس نے خطاب فرمایا اور طلباء کی حسن کارکردگی کو سراہا۔ انہیں محنت کرنے اور آگے سے آگے پڑھنے کی نصائح فرمائیں۔ طلباء نے آپ کا خطاب نہایت ذوق سے سنا۔ آخر میں پرنسپل مکرم محمد رضوان احمد صاحب نے مہمان خصوصی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا پر یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

کریسنٹ گریمر سکول کا ہائی سیکشن فیکٹری ایریا میں کام کر رہا ہے اور جونیئر سیکشن دار لفتوح۔ باب الابواب اور دار الیمن میں کام کر رہے ہیں۔ اس سکول کا آغاز یکم اپریل 1996ء سے ہوا تھا یہ اس سکول کی پہلی سالانہ تقریب تقسیم انعامات تھی۔ سکول انتظامیہ نے نہایت سلیقے اور خوبی کے ساتھ انتظام کئے۔

نکاح

○ مکرم خواجہ رشید الدین قمر صاحب ابن مکرم خواجہ صفی الدین قمر صاحب انسپکٹر مال آمد کا نکاح بہمراہ عزیزہ قانتہ شاہدہ صاحبہ بنت مکرم محمد لطیف جنجوعہ ہائیڈل برگ جرمنی محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ نے مورخہ 97-4-6 بعوض حق مہر ایک لاکھ پچیس ہزار روپے پڑھا۔ خواجہ رشید الدین قمر صاحب محترم مولانا قمر الدین صاحب فاضل صدر اول مجلس خدام الاحمدیہ کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 18۔ اور 19۔ اپریل 1997ء کو دفتر الفضل بند رہے گا لہٰذا ان دنوں میں الفضل شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

17- شہادت 1376 ھش 17 - اپریل 1997ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

○ اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ تو عقل سے کام لو۔ فکر کرو۔ سوچو تدبر اور فکر کے لئے (کلام الٰہی) میں بار بار تاکیدیں موجود ہیں۔ کتاب مکنون اور (کلام الٰہی) میں فکر کرو اور پار ساطبع ہو جاؤ۔ جب تمہارے دل پاک ہو جائیں گے اور ادھر عقل سلیم سے کام لو گے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہو جائے گی۔ (-) اس وقت سمجھ میں آجائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ صانع حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے تاکہ طرح طرح کے علوم و فنون جو دین کو مدد دیتے ہیں۔ ظاہر ہوں۔

○ عقل سے بھی کام لینا چاہئے' کیونکہ انسان عقل کی وجہ سے مکلف ہے۔ کوئی آدمی بھی خلاف عقل باتوں کے ماننے پر مجبور نہیں ہو سکتا۔ قویٰ کی برداشت اور حوصلہ سے بڑھ کر کسی قسم کی (احکام دینیہ) کی تکلیف نہیں اٹھوائی گئی۔ (-) اس آیت سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام ایسے نہیں جن کی بجا آوری کوئی کر ہی نہ سکے۔ اور نہ شرائع و احکام خدا تعالیٰ نے دنیا میں اس لئے نازل کئے کہ اپنی بڑی فصاحت و بلاغت اور ایجادی قانونی طاقت اور چیستانی طرازی کا فخر انسان پر ظاہر کرے اور یوں پہلے ہی سے اپنی جگہ ٹھان رکھا تھا کہ کہاں بے ہودہ ضعیف انسان اور کہاں کا ان حکموں پر عمل در آمد؟ خدا تعالیٰ اس سے برتر و پاک ہے کہ ایسا لغو فعل کرے۔

○ پس سمجھ لو اور خوب سمجھ لو کہ نرا علم و فن اور خشک تعلیم بھی کچھ کام نہیں دے سکتی۔ جب تک کہ عمل اور مجاہدہ اور ریاضت نہ ہو۔ دیکھو۔ سرکار بھی فوجوں کو اسی خیال سے بیکار نہیں رہنے دیتی عین امن و آرام کے دنوں میں بھی مصنوعی جنگ برپا کر کے فوجوں کو بیکار نہیں بیٹھنے دیتی اور معمولی طور پر چاند ماری اور پریڈ وغیرہ تو ہر روز ہوتی ہی رہتی ہے۔

جیسا ابھی میں نے بیان کیا کہ میدان کارزار میں کامیاب ہونے کے لئے جہاں ایک طرف طریق استعمال اسلحہ وغیرہ کی تعلیم اور واقفیت کی ضرورت ہے وہاں دوسری طرف ورزش اور محل استعمال کی بھی بڑی بھاری ضرورت ہے اور نیز حرب و ضرب کے لئے تعلیم یافتہ گھوڑے چاہئیں۔ یعنی ایسے گھوڑے جو توپوں اور بندوقوں کی آواز سے نہ ڈریں اور گرد و غبار سے پراگندہ ہو کر پیچھے نہ ہٹیں' بلکہ آگے ہی بڑھیں۔ اسی طرح نفوس انسانی کامل ورزش اور پوری ریاضت اور حقیقی تعلیم کے بغیر اعداء اللہ کے مقابل میدان کارزار میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

○ نابینائی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک آنکھوں کی نابینائی ہے اور دوسری دل کی' آنکھوں کی نابینائی کا اثر ایمان پر کچھ نہیں ہوتا' مگر دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے' اس لئے یہ ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے کہ وہ اسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے اور شیطان کے وساوس سے محفوظ رکھے۔

شیطان کے وساوس بہت ہیں اور سب سے زیادہ خطرناک وسوسہ اور شبہ جو انسانی دل میں پیدا ہو کر اسے خسر الدنیا والآخرۃ کر دیتا ہے۔ آخرت کے متعلق ہے۔ کیونکہ تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ رد ہو گیا اور دونوں جہانوں سے گیا گزرا ہوا۔ اس لئے کہ آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔

○ جس قدر ابرار' اخیار اور راستباز انسان دنیا میں ہو گزرے ہیں' جو رات کو اٹھ کر قیام اور سجدہ میں ہی صبح کر دیتے تھے۔ کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ وہ جسمانی قوتیں بہت رکھتے تھے۔ اور بڑے بڑے قوی ہیکل جوان اور تنومند پہلوان تھے؟ نہیں۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ جسمانی قوت اور توانائی سے وہ کام ہرگز نہیں ہو سکتے' جو روحانی قوت اور طاقت کر سکتی ہے۔ بہت سے انسان آپ نے دیکھے ہوں گے جو تین یا چار بار دن میں کھاتے ہیں اور خوب لذیذ اور مقوی اغذیہ پلاؤ وغیرہ کھاتے ہیں' مگر اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ صبح تک خراٹے مارتے رہتے ہیں اور نیند ان پر غالب رہتی ہے۔ یہاں تک کہ نیند اور سستی سے بالکل مغلوب ہو جاتے ہیں۔

آزادئ اظہار کا مفہوم ہے یہ کیا
جو آپ نے کہنا ہے وہ کہہ لیں سرِ بازار
کُھل جائیں مرے لب تو شکایت ہو سبھی کو
سب چاہیں کہ سن پائے نہ کوئی مرے افکار

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِرفتگان

محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد

عبدالسمیع نون

زندگی میں کچھ مقام ایسے آتے ہیں جب قوت گویائی آنسوؤں کی مرہون منت ہوتی ہے احساسات کی ترجمانی کے لئے قوت اظہار شرمندہ ہو جاتی ہے آنسو آنکھ میں اسی وقت آتے ہیں جب دل کو ٹھیس لگے تو اشک ہمیشہ دل کو کشید کر کے نکلتا ہے۔

دل غم سے بھرا ہوا ہے جذبات' ڈاکٹر بھائی کو فوت ہوئے مہینوں گزرنے کے باوجود منتشر، قلم ہے تو خام بلکہ شکستہ۔ یوں اس محسن کا اپنے آپ کو مقروض سمجھتا ہوں دعا کی تحریک کے لئے بہت پہلے کچھ تو لکھنے کی کوشش کرنا چاہئے تھی ایک بات دل بڑھاتی ہے کہ حضرت سلطان القلم کا غلام در ہونے کا دعویدار تو ہوں مگر پھر خوف سے کانپنے لگتا ہوں کہ کبھی نرا دعویٰ بھی کام آیا ہے پھر یہ بھی احساس کہ حافظ جی پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے میں اس میں کیا اضافہ کرسکوں گا۔

مثلاً نسیم سیفی نے ایک قطعہ میں نہایت بلیغ الفاظ میں حافظ بھائی کی جو تصویر کھینچی ہے اس میں میں کیا رنگ بھر سکوں گا۔

خدمت انسان کی خاطر گزاری زندگی
سچ تو یہ ہے تھی رضائے ذات باری زندگی
تھا سعادت کی علامت نام بھی مسعود تھا
نیکیوں ہی میں کٹی ساری کی ساری زندگی

جب بھی کچھ لکھنے کا ارادہ کیا تو ہر بار غم والم نے دل و دماغ پر ایسا غلبہ کیا کہ توفیق ہی نہ ہوئی اور کم علمی کا احساس اس پر مستزاد۔ آج ارادہ کیا ہے کہ جو کچھ بن پڑے لکھوں گا ضرور!

حافظ بھائی ایک مرد حق آگاہ تھا دکھی اور حاجت مند کا مونس و غم خوار۔ ایک فیض رسان ہستی انہیں ایک حساس دل عطا ہوا تھا زمانے کے ظلم و ستم خصوصاً آزادی فکر و خیال پر پابندیوں کی وجہ سے ان کے دل پر سخت چوٹ لگتی تھی۔

موجودہ دور کے معاشرے کی روش اور انداز کو دیکھ کر انہیں بہت دکھ ہوتا تھا کہ یہ ان کی فطری اور جبلی راست روی اور بلند کرداری کے خلاف تھا۔ وہ لاکھوں میں ایک تھا انہیں ملتے تو دل و دماغ کو حوصلہ ملتا وہ تعصبات کے ماحول میں فراخ دل جہالت کے دور میں علم و عمل کا متوالا۔ مفادات کی سوسائٹی میں اپنے بلند نظریات کو عزیز از جان سمجھتا تھا قول و عمل میں کوئی تضاد نہ تھا بلکہ ان کا عمل ان کے قول اور زبانی عہد سے ہمیشہ آگے بڑھ جاتا تھا۔

یونان کا فلاسفر دیو جانس کلبی دن کی روشنی میں چراغ لے کر ہر راہ گیر کے چہرے کے قریب لا کر دیکھتا اور کہتا کہ مجھے انسان کی تلاش ہے اور کوئی انسان نظر نہیں آتا۔ یہ دور بھی کچھ ایسا ہی ہے جس میں انسان کم کم ہیں مگر وہ یونانی فلاسفر زندہ ہوتا اور اندھیری رات میں بھی اس کا گزر ادھر سے ہوتا تو اسے یہ شخص ایسی روشنی بکھیرتا نظر آتا جو ظلمتوں کے سینوں کو چیر کر دیو جانس کلبی کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے۔

ڈھونڈتی پھرتی تھی شمع نور کو محفل کبھی
اب تو ہے خود شمع کو دنیا میں محفل کی تلاش

مجھے حافظ بھائی کو بہت قریب سے دیکھنے اور انہیں پڑھنے کا 40 سال کا طویل عرصہ نصیب ہوا میں نے اسے تقویٰ کی باریک راہوں کا متلاشی پایا اور روشنی کا مینار۔ سنگ و خشت کا مینار ٹوٹ سکتا ہے یا ٹیڑھا ہو سکتا ہے مگر وہ تو زندگی بھر مستقیم رہا کیونکہ اس کا نظریاتی قبلہ درست تھا اور راست تھا اور اس کی چال کا ہر قدم تقویٰ پر ہی پڑتا تھا اس کا چشمہ فیض ہمیشہ موج میں رہتا تھا اور اس کی فیض رسانی سے اپنے ہی نہیں پرائے بھی بہرہ ور ہوتے تھے ہر چند کہ وہ عنایات کریمانہ خفیہ طریق پر بھی کرتے تھے مگر ہمیں ان کے قرب اور ہم نشینی کی وجہ سے کچھ نہ کچھ پتہ چل بھی جایا کرتا تھا۔

اس وقت بھی کئی مثالیں ذہن میں مستحضر ہیں تاہم ایک دو کا بیان ہی اس مختصر مضمون میں ممکن ہے ایک دن میں آپ کے پاس کلینک میں بیٹھا تھا کہ ایک نشہ باز مریضوں کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ حافظ صاحب تاڑ گئے کہ نشہ آور دوائی نہ ملنے کی وجہ سے بدحال ہو رہا ہے خاموشی سے اس کے پاس گئے اور 10 روپے کے کچھ نوٹ اس کے ہاتھ میں تھمادئے اور وہ اٹھ کر چلا گیا۔ میں نے کہا بھائی آپ نے نشہ باز پال رکھے ہیں کہنے لگے اسے نشہ کی پرانی لت ہے میں نے دیکھا کہ اس کی بری حالت ہو رہی ہے اگر فوراً مطلوبہ نشہ نہ ملا تو مر جائے گا یہ ایسی حالت ہو جائے تو یہاں آجایا کرتا ہے اگر ایسی صورت میں اسے فوراً نشہ نہ ملے تو وہ ہلاک ہو جائے گا ان کی وفات کے بعد بہت سے لوگ جمع تھے اسی بات کا تذکرہ ہوا تو سید مسعود زاہدی صاحب سابق ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نے بڑے وثوق سے کہا کہ یہ ہے عین انسانیت۔

وِدو دمار کیٹ کے آپ کے کئی کرایہ دار کرایہ دکانات کے بقایا دار رہتے تھے نہ خود مطالبہ کرتے تھے نہ بیٹوں کو وصولی کی اجازت دیتے تھے بلکہ بقایا داروں کو الٹا نقد رقوم دے دیا کرتے تھے شہروں میں درجنوں ایسے ہیں جن کو نقد رقوم دی ہوئی تھیں ان میں ایک خانہ بدوش پٹھان بھی تھا۔ وہ تو حاجت مندوں کی تلاش میں رہتے تھے ایک روز بارش تھی تو ملازم کو ساتھ لے کر فروٹ خریدنے چلے گئے اس روز گرد بیٹھ جانے کی وجہ سے نئی وکونا کی سیاہ اچکن زیب تن کرلی فٹ پاتھ پر جا رہے تھے کہ ایک مولوی صاحب نے دیکھا تو کہا جو اللہ چاہے لیکن حافظ صاحب متوجہ نہ ہوئے واپسی پر پھر اسی مولوی صاحب نے وہی الفاظ دہرائے تو اس سے پوچھا مولوی صاحب کیا بات ہے اس نے کہا کہ جناب بڑی خوبصورت اچکن ہے خوب سجی ہے اس کو بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ گھر لائے فروٹ سے تواضع کی اور اچکن اسے پہنا کر وہی الفاظ دہرائے کہ جو اللہ چاہے آپ کو بھی اچھی لگ رہی ہے یہ آپ ہی پہنا کریں اور شاید معلوم بھی نہیں تھا کہ وہ مولوی صاحب کون تھے فیاضی اور دریا دلی کا یہ واقعہ بھلا کسی تبصرے کا محتاج ہے؟ واقعات بہت ہیں بڑے روح پرور اور دلربا داستانیں ہیں مگر ان کے بیانات کے لئے کسی پرویز پروازی ایسے قلمکار کے طرز تحریر کی ضرورت ہے جن پر ہمیشہ مجھے رشک آتا ہے انہوں نے ایک مختصر مضمون شائع کروایا تھا مگر تشنگی ہی رہی۔ میں نے کئی بار کچھ لکھنے کی کوشش کی کبھی جذبات سے مغلوب ہو کر پرانی میٹھی یادوں میں کھو گیا اور لکھنے کا ہوش ہی نہ رہا کبھی اپنی کم علمی آڑے آگئی اور اسی گومگو میں چھ ماہ کا طویل عرصہ گزر گیا۔

حافظ جی کی شخصیت پہلو دار تھی ان کے بہت سے معشوق تھے اور ان کے عشاق کی بھی کمی نہیں تھی۔ وہ کلام الٰہی کا سچا عاشق تھا جب وہ کلام الٰہی کے سرمدی نغمات الاپتا تھا تو خود بھی جھوم جاتا تھا اور سامعین پر بھی جذب و کیف کی حالت وارد ہو جاتی تھی اس نے اللہ کے اس آخری آسمانی صحیفہ سے اپنے سینہ و دماغ کو منور کر لیا تھا اور اس کے مطالب و معانی پر عمر بھر گہرا غور کیا کرتا تھا اس نے بیت مبارک قادیان میں ڈھلتی راتوں کے اوقات میں کلام الٰہی سنایا اور عشاء کے وقت بھی۔ شاید وہ یکتا حافظ تھا جس نے مسلسل 55 سے زائد سالوں میں بابرکت مہینہ میں اللہ کا کلام سنایا بابرکت ایام جوں جوں قریب آتے جاتے تھے وہ کمر ہمت کس لیتا اس پر جذب و مستی چھا جاتی پھر وہ اس مبارک مہینہ میں تو گویا کسی اور دنیا میں چلا جاتا تھا کلام الٰہی اس کی غذائے روحانی تھی اسے پڑھتے پڑھتے اس کے مضامین اس طرح اس کے قلب و روح پر وارد ہو جاتے تھے اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا اسے روحانی پر لگ گئے ہیں اور وہ کلام اللہ کو نازل کرنے والے اپنے خالق و مالک کے قدموں میں ڈھیر ہو گیا ہے سامعین اور مقتدی بھی اپنی اپنی علمی اور روحانی استطاعت کے مطابق اس کے ہم سفر ہوتے تھے اس کیفیت کا بیان میری طاقت سے باہر ہے حضرت فاتح الدین صاحب کا زمانہ تھا جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس میں انہوں نے تلاوت کی اس روز کی تلاوت میں معمول سے بھی بڑھ کر سوز تھا سامعین پر جوں جوں اللہ کی بخشش اور توبہ قبول فرمانے اور اس کی رحمت کے سایہ فگن ہونے کے مضمون کھلتے گئے وجد کی حالت طاری ہوتی گئی۔ دوسرے اجلاس میں سٹیج پر ہم دونو اکٹھے بیٹھے تھے کہ انہیں ایک مکتوب ملا جس میں افتتاحی اجلاس میں تلاوت کا ذکر تھا نیز اس کاتب سامع نے لکھا کہ میں نے اس دوران ایک نظارہ دیکھا کہ فرشتوں نے سارے پنڈال پر رحمت کے اور مغفرت الٰہی کے پر پھیلا دئے ہیں۔ مکتوب تو تفصیلی تھا حافظ جی نے پڑھ کر از راہ کرم مجھے بھی پڑھایا۔ ایک دن میں نے بیماری کی شدت کے دوران پوچھ ہی لیا کہ اس بیماری کا حافظے پر کیا اثر پڑا ہے فرمایا اللہ کا کلام تو مجھے خوب یاد ہے گزشتہ رات سانس کی تکلیف کی وجہ سے سو نہیں سکا بلکہ لیٹنا بھی ممکن نہ تھا تو میں نے 18 سیپارے کلام الٰہی کے پڑھ لئے۔ مجھے تعجب ہوا کہ اس قدر نقاہت کی حالت میں اور بیماری کے شدید دورہ کے باوجود اتنی تلاوت زبانی کرنے کی کیسے توفیق ملی تو ان کا جواب تھا کہ اس سے مجھے تکلیف اور بیماری کا احساس ہی بھول جاتا ہے اور 10/10 سیپارے روزانہ تو اکثر پڑھتا ہوں۔

دنیا میں 74 سال کا عرصہ ایک نہایت ہی قابل رشک حالت میں گزارا دوستیاں نبھانے وفا پالنے اور حفظ مراتب کرنے کی کسی شخص کی مثال درکار ہو تو حافظ بھائی عمدہ نمونہ بن کر سامنے آتے ہیں۔ وضع دار اور پر کشش شخصیت تھی۔ 1974ء میں ناکردہ گناہ میں دو مہینے کے قریب جیل کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ناز و نعم میں پلا ہوا بیٹا عزیز منصور احمد (ڈونا) بھی صاحب السجن تھا باپ بیٹے نے یہ ابتلا کا زمانہ بڑے صبر اور شکر اور دلیری سے گزارا بہت کوشش ہوئی کہ گھر کا کھانا بھجوایا جائے مگر بالکل نہیں مانے بڑی وجہ تو یہ بیان کرتے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس ابتلا سے گزارنا پسند فرمایا ہے تو اس سے فرار کی راہیں تلاش کرنا شاید موجب رضائے الٰہی نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ دین حق کے "شیدائیوں" نے نہ اس کی اجازت گوارا کرنا ہے نہ ہی کھانا لانے والا محفوظ رہے گا۔ گویا وہی صورت تھی جو پنجابی شاعر نے کہا تھا

کجھ اونج وی راہاں اوکھیاں سن
کجھ گل وچ غم دا طوق وی سی
کجھ شہر دے لوک وی ظالم سن
کجھ مینوں مرن دا شوق وی سی

بہت سے واقعات کا تو میں خود شاہد ہوں ان کا یہ احسان تھا کہ مجھے اکثر اعتماد میں لیتے تھے ایک واقعہ کا ذکر عزیزہ بہن صفیہ اشرف صاحبہ نے ایک مطبوعہ مضمون میں کیا ہے اس کی تفصیل بیان کرنے سے میں رک نہیں سکتا۔ ایک روز انہیں ملنے کے لئے ان کے جائے قیام پر گیا اور روزانہ ہی وہاں میں حاضر ہوا کرتا تھا تو اس روز کچھ لکھ رہے تھے اور باہر دروازے پر ایک موٹر کار کھڑی تھی۔

یہ موٹر کار حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تھی انہوں نے ایک خط دے کر اپنے ڈرائیور کو بھیجا تھا حضرت صاحب کا وہ خط بھی مجھے پڑھایا جس میں یہ تاکید لکھی تھی آپ یہ کار ہمیشہ کے رکھ لیں آپ کو سانس کی تکلیف رہتی ہے چلنا پھرنا مشکل ہے اور کہ میرے پاس متبادل انتظام سواری کا ہے وغیرہ

حافظ صاحب نے جواب لکھ کر مجھے یہ کہتے ہوئے دیا کہ حضرت صاحب کے بھائی ہیں اور بڑے حضرت صاحب کے صاحبزادے ہیں اگرچہ میرے تو چھوٹے بھائی ہیں کہیں کوئی ناروا یا ادب کے منافی بات نہ لکھ دی ہو اگر ایسا ہو تو وہ کاٹ دیں۔ اس خط میں لکھا تھا کہ 9x12 کا ایک کمرہ

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خدا اسی طرح مبتلا نہ ہو گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

نام و نمود کے شیدائی

لاہور کے ایک قبرستان کے ایک کونے میں والد بزرگوارم ہمیشہ کی نیند سو رہے ہیں۔ ایک یادگاری کتبہ تو ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں لگوادیا گیا ہے تااحباب دست دعا اٹھاکے انہیں اپنی دعاؤں میں شامل کر سکیں۔ لاہور کے قبرستان کے ایک خاموش کونے میں دو تین سایہ دار درخت ان کی لحد پر چھتری تانے ہوئے ہیں۔ کبھی کبھی میرے قدم اس کونہ کی طرف کشاں کشاں کھنچے چلے جاتے ہیں۔ قبرستان ہے بڑا بے ترتیب۔ کئی قبروں پر سے پھلانگ کے' کچھ خار دار جھاڑیوں سے بچتے بچاتے اس گوشہ عافیت تک پہنچنا پڑتا ہے۔ قبرستان کے چھوٹے سے دروازے سے داخل ہوتے ہی ایک بات تو بہت پہلے محسوس کی۔ لیکن آج اس سے بڑھ کے بات نظر آئی جس نے قلم اٹھانے پہ مجبور کیا۔ ہم شان و شوکت کے کتنے دلدادہ ہیں اس ضمن میں پہلے والی بات پہلے عرض کر دوں۔ قبرستان کے شروع میں ہی کسی نے ایک احاطہ بنا دیا ہے۔ اس کے اندر ایک خاندان کے افراد کی قبریں ہیں۔ اول تو اس خاندان کا زمین اپنے لئے الاٹ کروالینا' بزور بازو قبضہ کرلینا' یا پیسے کے بل بوتے پہ خرید کرلینا اور پھر اس کے اردگرد چار دیواری کھڑی کرکے اپنے کو دوسروں سے برتر ظاہر کرنا ہی معیوب معلوم ہوتا ہے۔ نمود و نمائش کا مزید اظہار چار دیواری کے دروازے پہ ایک بڑا سا بورڈ آویزاں کرکے کیا گیا ہے۔ ویسا ہی بورڈ جو کسی دوکان کی اشتہار بازی کے لئے دوکان کے ماتھے پہ چپکا دیا جاتا ہے۔ وہ جو احاطے میں مٹی کا اوڑھنا اوڑھے ہوئے سو رہے ہیں وہ تھے ایک بزنس کانسرن کے مالک۔ تو کیا وہ مر کے بھی اپنی دوکانداری کا اشتہار دے رہے ہیں؟ (کیا قبر کا کتبہ کافی نہیں؟) کیا ان کے لواحقین ان کی بڑائی کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ قبر پر تو نام کندہ ہے ہی پھر اس چار دیواری کے دروازے پہ بھی ایک بڑا سا بورڈ لگانے کا کیا مطلب؟ ہم مر چکے ہیں مگر پھر بھی ہم ممتاز ہیں۔ ہم ایک معمولی آدمی کے قریب دفن تو ہیں مگر ہماری کلغی اب بھی اونچی رہنی چاہیئے (شاید مرنے والے نے ایسا نہ سوچا ہو مگر لواحقین کے کئے گئے لوازمات سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے) کیا جھوٹی شان کی نمائش ہے۔ خاک میں مل کے خاک ہو گئے مگر تفاخر کا اظہار پھر بھی ضروری ہے۔ اللہ رے جھوٹی شان!

دوسری بات جس نے مجھے خاص طور پر قلم اٹھانے پہ مجبور کیا وہ ہے قبرستان میں ایک شاندار یادگار کی تعمیر۔ ایک کافی بڑا قطعہ زمین لیول کیا گیا (اور میں جانتا ہوں کہ چند سال قبل یہاں قبریں تھیں) بل ڈوزر سے اسے ہموار کر دیا گیا (مرنے والے تو احتجاج نہیں کریں گے) اور ایک اچھا خاصا وسیع میدان بن گیا۔ اور اس پر قبضہ کرنے والا ایک اور خاندان آن دھمکا۔ ایک اور بڑی سی خوبصورت چار دیواری تعمیر کی گئی۔ دور سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی خوبصورت پارک بنایا جارہا ہے' خوبصورت پتھر کی خوبصورت دیواریں کھڑی کر دی گئیں۔ مگر اسی پہ اکتفا نہیں کیا گیا۔ شان و شوکت اور امارت کے اظہار کے لئے اتنی سی بات تو ناکافی ہے۔ اس چار دیواری کے چاروں کونوں میں بڑے خوبصورت پول کھڑے کر دیئے گئے ہیں۔ ان پہ بجلی کے قمقمے اور خوبصورت گلوب لگادیئے گئے۔ کیا ہوا ہمارے عزیز فوت ہو گئے۔ مگر کیا آپ ان کی امارت سے مرعوب نہیں ہوئے؟ آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ ایک بلند ٹیلے پہ' خوبصورت چار دیواری اور بجلی کے قمقموں میں آرام کر رہے ہیں۔ ہم اب بھی سربلند ہیں' ہم اب بھی دوسروں سے افضل ہیں۔ باقی سب قبریں پستی میں ہیں مگر ہمارے عزیزوں کی بلندی پہ۔ اور ذرا دیکھیں ہم نے ان کی کتنی شاندار یادگار کھڑی کر دی ہے۔ تا مر کے بھی ان کی شان جھلکتی رہے۔ واہ رہے جھوٹی شان!

اور مجھے ریٹائرڈ ہونے والے اصحاب کا بھی ایک واقعہ یاد آگیا۔ ریٹائر ہونا بھی تو ایک نیم موت کی سی کیفیت ہوتی ہے۔ زندگی کی ہماہمی' بھاگ دوڑ ختم ہوئی۔ آپ اپنے محکمہ کے لئے مر گئے۔ اب کون ہے پوچھنے والا۔ مگر ابھی تک ہماری انا قائم ہے۔ ایک ریٹائرڈ ملازمین کی سوسائٹی (نام ظاہر نہیں کر سکتا) کی ایک میٹنگ ہو رہی تھی۔ اس روز بمشکل چھ اصحاب جمع ہو سکے۔ باقی شاید بیماری کا شکار یا تساہل کا شکار گھروں میں ہی دبکے رہے۔ اب چھ آدمیوں کی میٹنگ بڑی آسانی سے ہو سکتی تھی۔ مگر مقطع میں آپڑی ہے سخن گسترانہ بات' ایک مسئلہ کھڑا ہو گیا کیونکہ ایک صاحب پر اس نیم موت کے بعد بھی سینیارٹی کا بھوت سوار تھا۔ انہوں نے باصرار کہا اور بضد رہے کہ انہیں ہی اجلاس کی صدارت کرنی ہے کیونکہ وہ سینیئر ہیں۔ ریٹائرڈ ہو گئے۔ لوگوں نے ساتھ چھوڑ دیا مگر انہوں نے سینیارٹی کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اب بھی اس سے چپکے ہوئے ہیں۔ یہ بھول گئے کہ ریٹائرمنٹ بھی کچھ Death the Leveller (ہموار کرنے والی موت) کی طرح ہوتی ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد سب ایک ہی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر نہیں' ابھی اپنے سینیئر ہونے کا زعم باقی ہے۔ نتیجتاً پڑھے لکھے لوگوں میں اس قطعاً غیر اہم اور فضول سی بات سے کافی بدمزگی ہوئی۔ اور وہ صاحب اتنے روٹھے' ان کی انا کچھ ایسی مجروح ہوئی کہ منانے کے باوجود وہ راضی نہ ہو سکے۔ اور اس طرح ایک اچھے خاصے ساتھی کے ساتھ سے محرومی ہوئی۔ یہ امارت اور سینیارٹی کا بھوت ہمارے سروں میں سما گیا ہے۔ کیا ہم نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ یہ مٹی۔ مٹی میں مل کر مٹی ہو جائے گی۔ کہاں کی سینیارٹی اور کہاں کی امارت اور کیا پڑا ہے اس جھوٹی شان میں؟

OOO

مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ الفضل 15 فروری 1956ء

کتاب تحقیق اُم الالسنہ

عاجز نے مندرجہ بالا موضوع پر ایک کتاب تالیف کی ہے وجہ تالیف اور مضامین کتاب حسب ذیل ہیں۔

وجہ تالیف حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے 1895ء میں ایک کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام منن الرحمٰن ہے۔ کتاب مذکور میں حضرت صاحب نے بڑی تحدی کے ساتھ دنیا کے سامنے یہ دعویٰ پیش کیا ہے کہ عربی زبان کامل مکمل اور قدیم ترین زبان ہے اور دنیا کی باقی تمام زبانیں دراصل عربی سے ہی نکلی ہیں۔ اور موجودہ حالت میں عربی کی بدلی ہوئی اور بگڑی ہوئی شکلیں ہیں کتاب مذکور میں حضرت صاحب نے مجملاً ایسے اصول و اشارات بھی بیان فرمائے۔ جن سے عجمی زبانوں کا عربی ماخذ دریافت کیا جاسکتا ہے۔

منن الرحمٰن میں مندرجہ اصول و قواعد کی روشنی میں عاجز نے مختلف زبانوں پر ایک لمبے عرصے تک غور کیا۔ تو ایسے فارمولوں کا انکشاف ہوا۔ جن سے عجمی زبانوں کے اکثر الفاظ کا سراغ عربی تک پہنچنا ایک حسابی صداقت ثابت ہوا۔ ان فارمولوں کے اصطلاحی نام حسب ذیل ہیں۔ (1) رفع ترکیب (2) رفع ابدالی (3) رفع زوائد (4) رفع لین (5) رفع تکسیر (6) رفع مقلوبیت (7) رفع خفت (8) رفع ثقالت (9) رفع نقاب (10) رفع اختلاط (11) رفع اغلاط (12) رفع فقدان

یہ بارہ فارمولے عموماً سب زبانوں میں پائے جاتے ہیں اور ان کے ذریعہ سے عاجز نے (1) سنسکرت (2) لاطینی (3) جرمن (4) فرینچ (5) انگریزی (6) چینی (7) فارسی (8) ہندی زبانوں کے کثیر لغات کا سراغ عربی تک نکالا کتاب "تحقیق ام الالسنہ" کی اصل غرض ان فارمولوں کا عملی استعمال دکھانا ہے علم اللسان کے متعلق جو کثیر مباحث پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا بالتفصیل بیان کرنا اس تالیف کی اصل غرض نہیں۔ البتہ ان مباحث کا اجمالی ذکر تعارف کے طور پر ایک مقدمہ میں کیا گیا ہے۔

مضامین کتاب کتاب مذکور تقریباً دو سو صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں آغاز زبان کا مسئلہ۔ یورپ اور تحقیق السنہ نظریہ ام الالسنہ کے فوائد۔ مبادیات تحقیق وضع لغت عرب و عجم۔ وضع لغت انگریزی سنسکرت کے متعلق نظریات۔ غیر زبانوں میں عربی کے دخیل الفاظ۔ عربی میں غیر زبانوں کے دخیل الفاظ۔ الفاظ کے مختلف حلئے اور شکلیں۔ بے سراغ الفاظ۔ تمدنی الفاظ۔ مائی واٹر۔ قدیم ترین الفاظ۔ اور اصول تحقیق یعنی وجہ تالف میں مندرجہ بارہ فارمولوں کی توضیح و تشریح معہ امثلہ۔ جن کے ذریعہ سے عجمی الفاظ کے بگاڑ دور ہو کر عربی ماخذ بحال ہوتا ہے۔

ارادہ ہے کہ صرف ایک فارمولے کے ثبوت میں سات سو الفاظ "الفرقان" کے ایک خاص نمبر میں شائع کئے جائیں۔ اور یہ سات سو الفاظ ایسے ہیں جن کے روٹ کلام الٰہی میں پائے جاتے ہیں۔ اور یہ مختلف زبانوں کے مختلف الفاظ ہیں جن کی تعدادیوں ہے۔

انگریزی 155 سنسکرت 96 چینی 77 فرینچ 112 لاطینی 117 جرمن 103 فارسی 40

یاد رہے کہ غیر زبانوں نے جو الفاظ بعد از اسلام عربی سے مستعار لئے ہیں۔ وہ مسلمہ عربی ہیں۔ اور ہمارے دائرہ تحقیق سے خارج ہیں۔

الفاظ کی کتابت رومن حروف تہجی میں ہوگی۔ اور یہ سات سو الفاظ محض بطور نمونہ ہوں گے۔ اور وہ بھی صرف ایک فارمولے کے لحاظ سے اور کلام الٰہی کے روٹوں کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

عام دستور ہے۔ کہ نئی بات پر شروع میں بعض ناواقف لوگ تعجب' انکار' زہرخند حتی کہ تحقیر کا اظہار بھی کیا کرتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ راقم کی ہیچمدانی کی وجہ سے مندرجہ بالا ادعا کو اور نہیں تو ایک غلو سمجھا جائے۔ چھوٹا منہ بڑی بات عاجز کی صحیح معذرت اس بارے میں صرف یہ ہے کہ

گاہ باشد کہ کودک ناداں
بہ غلط بر ہدف زند تیرے

ایک چور کا حلیہ معلوم تھا۔ اتفاقاً ایک اناڑی نے اسے بھانپا۔ اور پکڑ لیا۔ پہلے تو وہ کچھ آنے بہانے کرنے لگا۔ لیکن آخر چور کے کتنے پیر۔ ذرا زیادہ تنبیہہ کی گئی تو مان گیا۔ اور اس نے مال مسروقہ برآمد کرنا شروع کیا۔ کچھ سنسکرت کے تہ خانے سے۔ کچھ ہندی کے خزانے سے۔ کچھ چین کے نگارستان سے۔ کچھ ایران کے ایوان سے کچھ روما کے محلات سے۔ کچھ فرانس کے باغات سے۔ کچھ جرمنی کے دارالصناعت سے۔ کچھ انگلستان کے عجائب گھر سے۔ غرضیکہ تمام مال مسروقہ برآمد ہو گیا۔ ماسوا اس مال کے جو امتداد زمانہ سے گل سڑ گیا۔ یا ردوبدل ہو گیا۔ اور پہچان کے قابل نہ رہا۔

پس مذکورہ بالا سات سو الفاظ برآمد شدہ مال سے ایک نمونہ ہیں۔ جن سے حقیقت حال کا اندازہ ہو سکے گا۔ تعمیری تنقید شکریے کے ساتھ قبول کی جائیگی۔ اور غلطی کی اصلاح ہو سکے گی۔

امداد طلباء

○ آج کل سالانہ امتحانات کے بعد مستحق اور ضرورت مند طلباء کی طرف سے نئی کتب وغیرہ کا بہت زیادہ مطالبہ ہوتا ہے صدر انجمن احمدیہ کے تحت چلنے والا منصوبہ "امداد طلباء" مشروط بامد ہے جس کے تحت طلباء کی اس ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے۔ لہذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بڑھ چڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیں۔ تاکہ رقم کی کمی کی وجہ سے طلباء کی تعلیم متاثر نہ ہو۔

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محمود احمد قریشی سمن آباد لاہور

مکرم محمد اسماعیل صاحب معتبر

میرے والد محترم محمد اسماعیل صاحب معتبرولد عبدالقادر صاحب 1892ء میں ملسیاں تحصیل نکودر ضلع جالندھر میں ایک علمی اور دینی شغف رکھنے والے گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ جس کے پاس' دینی وطبی دستی کتب بہت سی موجود تھیں۔ مختلف جگہوں پر ملازمت وغیرہ کے باعث وہ ضائع ہو گئیں۔ کلام پاک کا ہمارے آباء و اجداد میں سے لکھا ہوا دستی نسخہ اب بھی ہمارے پاس موجود ہے۔

ابتدائی تعلیم پرائمری تک ملسیاں میں حاصل کی۔ 1904ء کے بعد ایک سال ورنیکلر مڈل سکول شاہ کوٹ میں تعلیم حاصل کی پھر 9۔اپریل 1906ء کو اپنے بڑے بھائی محترم ماسٹر محمد علی صاحب اظہر کے ساتھ قادیان پہنچے لور مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم جو کہ ہمارے دادا جان کے شاگرد تھے کے ہاں قیام کیا۔

پہلے ہی دن شیخ صاحب موصوف کے ساتھ جاکر دونوں بھائیوں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اور دوسرے دن یعنی 10۔اپریل 1906ء کو سکول اور بورڈنگ ہاؤس میں داخل کروادیا گیا۔ پندرہ دن کے بعد ہمارے دادا جان قادیان تشریف لائے اور انہوں نے بھی بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ممکن ہے کہ تحریری بیعت پہلے بھی کی ہو۔

1906ء تا 1912ء والد محترم نے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم حاصل کی۔ اس عرصہ میں سیر کے موقع پر حضرت بانی سلسلہ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوتا رہا۔ اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کے مواقع بھی ملتے رہے۔ اس زمانہ میں جلسہ سالانہ بیت اقصیٰ میں ہوا کرتا تھا۔ 1907ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر لنگر خانہ میں روٹیاں کم ہو گئیں اور والد صاحب کی ڈیوٹی اس روز لنگر خانہ کے دروازہ پر تھی۔ اسی رات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دل میں ڈالا گیا کہ بھوکے اور لاچار کو کھانا کھلاؤ۔ چنانچہ رات کے وقت ہی روٹیاں تیار کروا کر مہمانوں کو اٹھوا کر کھانا کھلایا گیا۔

1908ء میں جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ لاہور تشریف لے گئے تو آپ کے گھر پر دو دو گھنٹے کی ڈیوٹیاں لگا کرتی تھیں۔ 26 مئی 1908ء کو یعنی جس دن حضرت بانی سلسلہ کی وفات ہوئی آپ کی ڈیوٹی دو بجے رات سے چار بجے تک تھی آپ کے ساتھ حضرت مولوی محمد دین صاحب (جو کہ بعد میں ناظر تعلیم اور صدر انجمن احمدیہ بھی رہے) بھی ڈیوٹی پر تھے۔

رات چار بجے کے بعد دونوں بٹالہ کی طرف روانہ ہوئے اور وڈالہ گاؤں کے قریب حضرت بانی سلسلہ کی نعش مبارک کے ساتھ قادیان آنے والوں میں شامل ہو گئے۔ 27 مئی کو بیعت جنازہ اور تدفین میں شامل ہونے کے مواقع بھی میسر آئے۔

قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران آپ کی شرافت ونجابت وصداقت ودیانت اور حسن اخلاق کی بناء پر ایک موقع پر آپ کے استاد محترم حضرت پیر منظور محمد صاحب نے آپ کو معتبر کے لقب سے نوازا۔ جس کے بعد آپ کی پہچان اسی لقب سے کی جاتی رہی۔ یہاں تک کہ ان کو اپنے نام کے ساتھ معتبر کا لفظ ہمیشہ ہی لکھنا پڑا۔

آپ 1912ء تا 1916ء پرنس آف ویلز کالج جموں میں تعلیم حاصل کرتے رہے اسی دوران 1914ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی وفات ہوئی۔ آپ حضرت امام جماعت الاول کی بیماری کے دوران عیادت کے لئے قادیان تشریف لائے اور وفات سے دو روز قبل واپس جموں تشریف لے گئے لہٰذا کچھ دن بعد پھر واپس قادیان آنے کا موقع ملا۔

1917ء میں آپ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور ٹیچر بھی خدمات سرانجام دیں۔ اس کے بعد 1918ء میں آرڈیننس ڈپو فیروزپور میں ملازم ہوئے۔ فیروزپور کی جماعت خدمت دین میں بہت نمایاں خدمات سرانجام دیتی رہی ہے اور اس جماعت کے افراد اس قدر باہم محبت والفت اور اخوت کا جذبہ رکھتے تھے کہ ان کے بعد ان کی اولاد بھی اب تک اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی طرح آپس میں ملتی اور محبت کا سلوک کرتی چلی آرہی ہے۔ 1921ء میں آپ کی تبدیلی دوبارہ فیروزپور میں ہوئی اور آپ کے ذمہ ضیافت اور دعوت الی اللہ کا کام کیا گیا۔ ملازمت کے سلسلہ میں مختلف مقامات پر تبدیلیاں ہوتی رہیں اور ہر جگہ آپ مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے 1935ء میں مغل پورہ لاہور کے صدر کی حیثیت اور 1939ء میں امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کے عہدہ پر خدمات سرانجام دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ کوئٹہ 'نوشہرہ 'کوہاٹ' رسالپور' جھانسی اور جبل پور وغیرہ میں مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کا موقع ملتا رہا۔

آپ ہمیشہ جلسہ سالانہ قادیان اور پھر ربوہ میں شرکت فرماتے رہے۔ عموماً حفاظت کے سلسلہ میں ڈیوٹی سرانجام دیتے۔

قادیان کے لئے جب پہلی دفعہ ریل جاری ہوئی تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اس پر سوار ہونے کے لئے امرتسر پہنچے تھے۔ اس وقت محترم والد صاحب کو بھی حضرت امام الثانی کے ساتھ سوار ہو کر قادیان آنے کا شرف حاصل ہوا۔ اسی طرح جب ربوہ سے ریل کا سلسلہ شروع ہوا تو سب سے پہلا ٹکٹ آپ نے لاہور کے لئے خریدا جس کا ذکر 15۔اپریل 1949ء کے الفضل میں موجود ہے۔

1941ء میں آپ کی تبدیلی دوسری بار کوئٹہ میں ہوئی تو اس وقت بیت الحمد از سرنو زیر تعمیر تھی۔ اس کے اخراجات کی تقسیم وغیرہ کا کام آپ کے سپرد کیا گیا۔ جسے آپ نے نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ اور جونہی تکمیل ہوئی آپ کا وہاں سے تبادلہ ہو گیا۔ آپ کوئٹہ میں سیکرٹری مال کے طور پر بھی فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہر تحریک پر لبیک کہنا آپ اپنا فرض سمجھتے تھے۔ آپ کی زندگی میں ہونے والی ہر تحریک میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ نے 1/8 حصہ کی وصیت کر رکھی تھی۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ تحریک جدید کے اولین پانچ ہزاری مجاہدین میں سے تھے۔ وقف جائیداد میں بھی حصہ لیا۔ وقف زندگی بعد از ریٹائرمنٹ میں بھی حصہ لیا۔ 1941ء میں انگریزی ترجمہ کلام پاک کی تحریک ہوئی۔ پھر منارہ (-) کی تکمیل کے لئے چندہ کی تحریک ہوئی۔ بیت زیورک سوئٹزرلینڈ کے لئے اور وقف جدید کی تحریک ہوئی۔ الغرض تمام تحریکات میں بڑی استقامت سے حصہ لیتے رہے۔

1947ء کے فسادات کے وقت آپ کی تعیناتی پل گاؤں ایمونیشن ڈیپو سنٹرل پراونسز بھارت میں تھی۔ دسمبر 1947ء میں پاکستان آئے اور لاہور میں ہونے والے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ آپ کے اہل وعیال قادیان سے پہلے ہی آچکے تھے۔ جو ان کے ساتھ ہی کوئٹہ چلے گئے۔ جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ آپ نے 1943ء میں بعد از ریٹائرمنٹ زندگی وقف کر رکھی تھی اور آپ کی عمر جولائی 1948ء میں 55 سال کی ہونے والی تھی لہٰذا آپ نے فروری 1948ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو تحریر کیا کہ میری ریٹائرمنٹ کا وقت قریب ہے۔ اگر اجازت ہو تو میں اس سلسلہ میں کوشش کروں۔ جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ "ضرورت تو ہے" لہٰذا آپ کوشش کر کے 20 جون 1948ء کو لاہور جہاں ان دنوں صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر ہوا کرتے تھے حاضر ہو گئے حضرت صاحب نے آپ کو آڈیٹر تحریک جدید مقرر فرمایا۔ آپ نے 4 جولائی 1948ء سے باقاعدہ کام شروع کر دیا۔ اس کے بعد جب دفاتر کو ربوہ منتقل کرنا شروع کیا تو ربوہ میں جانے والے اور خیموں میں رہائش رکھنے والے اور خیموں ہی میں دفتری امور سرانجام دینے والے ابتدائی مجاہدین میں آپ بھی شامل تھے۔ اس زمانہ میں ان مجاہدین نے جو قربانیاں دیں اسے تحریر میں بیان کرنا مشکل ہے۔ البتہ اس زمانہ میں یا اس کے بعد قریبی زمانہ میں ربوہ جانے والے اس کا اندازہ بخوبی کر سکتے ہیں۔

جون 1948ء میں جب آپ واقف زندگی بن کر لاہور آئے تو انہی دنوں میں خاکسار (محمود احمد قریشی) جامعہ احمدیہ احمد نگر میں تعلیم حاصل کر رہا تھا اس وقت جامعہ کے طلباء نے اپنے آپ کو محاذ کشمیر میں رضاکارانہ طور پر جانے کے لئے پیش کیا۔ جب ہم لاہور آئے تو میری ملاقات والد صاحب سے ہوئی اور اس کے دو دن بعد ہم نے منزل مقصود پر جانا تھا۔ میرے بہن بھائی اور والدہ صاحبہ ابھی کوئٹہ ہی میں تھے۔ ایک بہن ان دنوں میں لاہور صدر میں رہتی تھی۔ رات کا وقت ہو رہا تھا۔ بارش اور آندھی چل رہی تھی والد صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ بہن کو مل لو۔ چنانچہ بارش اور آندھی میں بھٹکتے ہوئے ہم رات کو قریباً گیارہ بجے ان کے ہاں پہنچے اور چند منٹ ملاقات کے بعد ہم واپس آگئے۔ میرا تاثر یہ ہے کہ انہوں نے سمجھا کہ محاذ جنگ پر جا رہا ہے۔ نامعلوم واپس آئے یا نہ آئے لہٰذا بہن کو ملا لیا جائے۔ اس جگہ یہ واقعہ اس لئے بیان کیا ہے کہ گویا انہوں نے اپنی طرف سے ایک لڑکے کو قربانی کے لئے بخوشی پیش کر دیا جبکہ بڑا لڑکا مقبول احمد قریشی پہلے ہی زندگی وقف کر کے میدان عمل میں خدمات سرانجام دے رہا تھا۔ آڈیٹر تحریک جدید ہونے کے زمانہ کے دوران آپ کو دو تین دفعہ قادیان جانے کا اتفاق ہوا۔ آخری دفعہ غالباً 1955ء میں آپ کو چودہ دن کا ویزا ملا اور آپ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں حسابات کا معائنہ کیا اور اس قدر محنت اور دماغی کام کیا کہ فرماتے تھے کہ آخری دن یوں محسوس ہوتا تھا کہ دماغ بالکل خالی ہو گیا ہے۔ اگلے دن جب لاہور پہنچے تو ہلکا سا فالج کا حملہ ہوا۔ جس کے بعد قریباً چار ماہ کام کرنے سے معذور رہے چنانچہ نومبر 1956ء میں آپ کی صحت کے مدنظر تحریک جدید نے آپ کو فارغ کر دیا۔ اس کے بعد 1957ء میں پھر آپ نے ادارۃ المصنفین اور وقف جدید کے آڈیٹر کے طور پر کام کرنا شروع کر دیا۔ اور ایک لمبا عرصہ تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔

آپ نہایت عبادت گزار مالی قربانی کرنے والے اور اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رکھنے والے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ میری اہلیہ نے کہا کہ اباجان آپ کوئی مکان بھی تعمیر کر لیں تو فرمایا کہ تم بتاؤ کہ میرا کون سا بچہ بغیر مکان کے رہ رہا ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ یہ ذکر ہوا کہ فلاں شخص کے بچے عموماً بیمار رہتے ہیں تو فرمایا کہ بیٹا یہ لوگ چندہ نہیں دیتے تو ان کے پیسے بیماریوں پر لگ جاتے ہیں۔

آپ رسوم وبدعات سے پرہیز کرنے والے۔ ہر نیک مجلس میں حاضر ہونے والے۔ منکسر المزاج حلیم الطبع۔ چھوٹوں پر شفقت کرنے والے اور بڑوں سے احترام سے پیش آنے والے امامت سے نہایت گہری وابستگی رکھنے والے۔ نظام سلسلہ کا مکمل احترام کرنے والے وجود تھے۔

10 نومبر 1964ء کو جبکہ آپ چھوٹی بیٹی کے ہاں مانسہرہ میں مقیم تھے تو آپ پر دوبارہ فالج کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا اور وہیں پر وفات پائی۔ بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔

11۔ نومبر 1964ء کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور قطعہ خاص رفقاء بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے اور نیک بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے اور خدمت دین و خدمت خلق کی سعادت عطا فرمائے۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

امریکہ۔ صدر موبوتو کے خلاف

زائر میں ہنگامے' باغیوں کی کارروائی' ہنگامی حالت کا اعلان اور اس پر مزید ہنگامہ آرائی۔ باغیوں کی طرف سے صدر موبوتو کے استعفیٰ کا مطالبہ' کثیر الملکی فوج میں امریکی فوجیوں کے دستے کا سب سے پہلے پہنچ جانا اور آخر کار یہ کہ امریکہ کی طرف سے صدر موبوتو کی مخالفت کا اعلان اور ان پر استعفیٰ کے لئے دباؤ۔ یہ ساری کڑیاں ملائی جائیں تو بات واضح ہو جاتی ہے کہ زائر میں سارے ہنگامے کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے اور یہ ساری شورش کس کے ایماء پر ہو رہی ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ زائر کی خانہ جنگی ختم کرنے کے لئے صدر موبوتو کا اقتدار چھوڑنا ضروری ہے۔

ادھر باغیوں نے آدھے ملک پر قبضہ کر رکھا ہے اور چند دن قبل انہوں نے ایک اور اہم قصبے پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ کثیر الملکی فوج زائر پہنچ چکی ہے۔ جس میں جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ سب سے پہلے پہنچنے والا دستہ امریکی فوجیوں کا تھا۔

OOO

ترکمانستان پاکستان گیس پائپ لائن

وسط ایشیا کی ریاست ترکمانستان سے پاکستان تک گیس کی پائپ لائن بچھانے کے منصوبے سے طالبان حکومت کو 5 کروڑ روپے سالانہ محصول ادا کیا جائے گا۔ کیونکہ اس پائپ لائن کا سارا راستہ طالبان کے قبضہ میں ہے۔ وزیر معدنیات مولوی احمد جان نے بتایا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان بات چیت تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اور یہ طے پایا ہے کہ جو بھی کمپنی کم از کم وقت اور کم از کم معاوضے کا یقین دلائے گی اس کو کام دے دیا جائے گا۔

OOO

افغانستان سے حج پروازیں

افغانستان سے 20 سال کے وقفے کے بعد پہلی بار قندھار کے بین الاقوامی ہوائی اڈے سے حج کی پروازیں شروع ہو گئی ہیں۔ یہ پروازیں طالبان کی طرف سے نفاذ اسلام کی عملی کوششوں کے سلسلے میں شروع کی گئی ہیں۔ افغان ائرلائنز کی تین خصوصی پروازوں کے ذریعے 6 ہزار حجاج کرام کو جدہ پہنچا دیا گیا ہے۔ جبکہ افغان حجاج کرام کے لئے حرمین شریفین کے قریب رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے امریکہ کی وہ درخواست مسترد کر دی ہے جس میں امریکہ نے لیبیا کی طرف سے فضائی پابندیوں کی خلاف ورزی کے الزام میں' لیبیا کی مذمت کرنے کو کہا تھا۔ امریکہ کی ایماء پر لیبیا پر جو اقتصادی پابندیاں عائد ہیں ان میں فضائی پروازوں پر پابندیاں بھی شامل ہیں لیکن لیبیا نے ان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے عازمین حج کو فضائی پروازوں کے ذریعے سعودی عرب پہنچا دیا ہے۔ سلامتی کونسل کی طرف سے لیبیا کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

ایران نے کہا ہے کہ اس کے حجاج اس سال بھی مکہ مکرمہ میں حج کے موقع پر سیاسی مظاہرے کریں گے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل ایرانی حاجیوں کی طرف سے مکہ میں سیاسی مظاہرے کئے گئے تھے جس پر سعودی حکومت نے شدید ردعمل کا مظاہرہ کیا تھا۔ لیکن ایرانی حاجیوں نے یہ سلسلہ جاری رکھا۔ جس پر ایرانی حاجیوں کی سعودی پولیس سے جھڑپیں بھی ہوئیں۔

شاہ فہد نے چند روز قبل یہ اعلان کیا تھا کہ حج کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ ان کا اشارہ ایرانی حاجیوں کی طرف تھا۔ لیکن ان کی بات پر ایرانیوں نے کان نہیں دھرا۔ خطرہ ہے کہ اس سال بھی حج کے موقعہ پر بدامنی ہو گی۔ سیاسی مظاہرے کرنے والے دراصل سعودی حکومت کے خلاف مظاہرے کرتے ہیں اور سعودی عرب میں جمہوریت کے قیام کا مطالبہ کرتے ہیں۔

یاد رہے کہ سعودی عرب میں نہ تو انتخابات ہوتے ہیں اور نہ جمہوری طریق پر حکومتیں قائم ہوتی ہیں۔ نہ کوئی اسمبلی ہے نہ سینٹ۔ وہاں پر سارا امور مملکت شاہی خاندان کے ہاتھ میں ہے۔ ایک نامزد ادارہ موجود ہے جو امور مملکت پر حکومت کو مشورے دیتا ہے۔ لیکن اس کی حیثیت محض مشاورتی اور علامتی ہے۔ مختلف ملکوں کی طرف سے گاہے بگاہے اس بارے میں بات کی جاتی رہتی ہے۔ مگر کسی نے زور دے کر جمہوریت کی بات نہیں کی۔

OOO

بودو علیحدگی پسندوں کے مطالبے

بھارتی صوبے آسام میں علیحدگی پسند گوریلا تنظیم بودو لبریشن ٹائیگرز نے بھارتی حکومت کو دھمکی دی ہے کہ اگر حکومت نے بودو علیحدگی پسندوں کے ساتھ سنجیدگی سے مذاکرات نہ کئے تو وہ جنگ بندی ختم کر دیں گے۔ تنظیم نے کہا ہے کہ اگر مذاکرات شروع نہ کئے گئے تو وہ خون کی ندیاں بہا دیں گے۔ تنظیم نے اصرار کیا ہے کہ اس مسئلے کا واحد حل آسام میں علیحدہ بودو ریاست کا قیام ہے۔ اور بھارت کا حالیہ فوجی ایکشن اس بات کا ثبوت ہے کہ بھارتی حکومت مذاکرات میں سنجیدہ نہیں ہے۔

واضح رہے کہ بودو ٹائیگرز نے دسمبر میں ایک ٹرین میں بم دھماکہ کر کے 38۔ افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔ جس کے بعد بھارتی حکومت نے بودوں کے خلاف فوجی ایکشن شروع کر دیا تھا۔ بودو لبریشن ٹائیگرز بودو علیحدگی پسندوں کی واحد تنظیم ہے۔ انہوں نے دو ماہ قبل بھارت کی حکومت کی جنگ بندی کی اپیل کو قبول کر لیا تھا اور جنگ بند کر دی تھی۔

آسام میں بودو علیحدگی پسند 1987ء سے علیحدہ وطن کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور اب تک 5 ہزار افراد کو ہلاک کر چکے ہیں۔ بھارت نے بودو علیحدگی پسندوں کو کچلنے کے لئے بنگلہ دیش سے معاہدہ کیا تھا کیونکہ بودو علیحدگی پسندوں کے خلاف بھارتی حکومت جب بھی کارروائی کرتی تھی یہ لوگ بھاگ کر بنگلہ دیش چلے جاتے تھے۔ اب بنگلہ دیش کی حکومت نے معاہدہ کیا تھا کہ وہ بودو علیحدگی پسندوں کی کارروائی روکنے کے لئے بھارت کے ساتھ تعاون کریں گے۔

OOO

سورج پر دھماکہ اور طوفان

سورج پر ہونے والے دھماکہ کے نتیجے میں شمسی طوفان زمین کی طرف بڑھنا شروع ہو گیا ہے۔ اس طوفان سے مصنوعی سیاروں اور ریڈیائی نشریات کا نظام متاثر ہو سکتا ہے۔

امریکی خلائی تحقیق کے ادارے ناسا کے ترجمان کا کہنا ہے کہ سورج کی سطح پر پیر کے روز بہت بڑا شعلہ پیدا ہوا تھا وہ آئندہ چند دنوں میں زمین کے مقناطیسی حلقہ پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ سائنسدانوں نے کہا ہے کہ اس طوفان سے زمین پر بسنے والے انسانوں کو کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن اس سے مصنوعی سیاروں اور بجلی کی ہائی وولٹیج لائنوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

اس سے قبل ایسے ہی ایک طوفان میں ایک مواصلاتی سیارے کو نقصان پہنچ گیا تھا۔ یہ سیارہ 200 کروڑ ڈالر کی لاگت سے تیار ہوا تھا۔

آپ کا خط ملا

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔

مکرمی و محترمی سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل

31۔ مارچ کے الفضل میں مکرم بشیر احمد رفیق صاحب کا لنڈن سے ایک مضمون (حضرت میر عبد السلام صاحب سیالکوٹی) شائع ہوا۔ اس میں انہوں نے ایک بے حد مخلص دوست عمر سلیمان صاحب کے لنڈن کے مشن ہاؤس آتے ہوئے ساؤتھ فیلڈ سٹیشن سے باہر فٹ پاتھ پر گر کر فوت ہو جانے کا ذکر کیا ہے۔

یہ تاریخی واقعہ عمر سلیمان صاحب کے بڑے بھائی کا ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ پسند کریں تو اس کی اصلاح ہو جائے۔ عمر سلیمان صاحب دو بھائی تھے دوسرے کا نام غالباً یوسف سلیمان تھا۔ جو عمر سلیمان صاحب سے بڑے تھے۔ عمر سلیمان صاحب کبھی قادیان نہ گئے تھے مگر ان کے بڑے بھائی قادیان گئے تھے کچھ عرصہ وہاں رہے مجھے صحیح نام یاد نہیں۔ ممکن ہے کہ یوسف نام نہ ہو مگر وہ عمر سلیمان صاحب سے بڑے تھے۔

ان کے فوت ہونے کا واقعہ بڑا عجیب ہے۔ قیام لنڈن کے دوران بیت الفضل میں جمعہ کے دن جا کر میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ مجھے سانس کی تکلیف شروع ہو گئی۔ میرے ڈاکٹر نے کچھ ادویات تجویز کیں مگر ان کا اثر اپنی توقع کے مطابق نہ دیکھ کر ایک سپیشلسٹ ڈاکٹر سے مجھے چیک اپ کے لئے وقت لیا۔ جو جمعہ کے روز 11 بجے دوپہر تھا سینٹ ٹامس ہسپتال ہائیڈ پارک کارنر کے پاس تھا۔ میں جمعہ کو ہسپتال گیا اور اپنی باری کے انتظار میں بیٹھ گیا۔ باہر کا دروازہ کھلا تو یوسف سلیمان صاحب میرے پاس اندر آ کر بیٹھ گئے میں نے ان سے پوچھا کہ کیسے آنا ہوا انہوں نے کہا کہ آپ کو ایک درخواست دینی ہے۔ میں نے پوچھا کیسی درخواست انہوں نے کہا کہ جمعہ کے روز بیت الفضل کی صفائی آپ کرتے ہیں یہ خدمت میرے سپرد کر دیں میں نے کہا کہ یہ بات مشن ہاؤس میں بھی ہو سکتی تھی میں تو مجبوری سے ہسپتال آیا ہوں آپ کی خواہش کے مطابق فیصلہ کسی ہسپتال میں ہونا ضروری نہ تھا۔ اور نہ ہی جلدی ہونے والا تھا۔ میں اس نیکی سے آپ کو محروم کرنے والا نہیں۔ آپ یہ خدمت کر لیں۔ میں اپنے وقت پر اندر ڈاکٹر صاحب کے پاس چلا گیا۔ ڈاکٹر صاحب کے کمرے سے فارغ ہو کر باہر آیا تو دیکھا سلیمان صاحب وہیں بیٹھے تھے۔ ہم دونوں واپس آئے۔ میں ساؤتھ فیلڈ سٹیشن پر اتر گیا وہ آگے اپنے گھر ومبلیڈن پارک چلے گئے اور کہہ گئے۔ کپڑے بدل کر جلدی واپس آ جاتا ہوں۔ ابھی عبادت ختم نہ ہوئی تھی کہ کسی نے اندر آ کر یہ پیغام دیا کہ ایک شخص ساؤتھ فیلڈ اسٹیشن سے باہر فٹ پاتھ پر گر کر فوت ہو گیا ہے۔ اس نے گرتے ہوئے 1551۔ PUTNEY کہا تھا۔ یہ مشن ہاؤس کا فون نمبر تھا۔ اس سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ شخص عمر سلیمان صاحب نہیں تھا بلکہ ان کے بڑے بھائی یوسف سلیمان صاحب کا واقعہ ہے۔ ممکن ہے کہ ان کا نام درست نہ ہو۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

میری ساری کائنات ہے میں نے گھر سے نکل کے کہاں جانا ہے نہ کوئی پیشہ باقی رہا نہ دکان۔ تیز تعصبات ایسے ہیں کہ آج بھی میں جس موٹر کار میں کسی "پروانے" کو نظر آؤں گا اسے جلا دیں گے۔ آپ کا شکریہ میں آپ کی قیمتی پیش کش ان وجوہ کی بنا پر قبول کرنے سے معذور ہوں اسے خاطر میں نہ لائیں نیز لکھا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے وہ کہے گا "او بے غیرت مسعود ساری عمر تمہیں میں نے موجیں کرائیں ذرا سا جھٹکا دیا ہے تو تم میری رحمت سے مایوس ہو گئے ہو کہ اب تمہیں دینے کے لئے میرے خزانے میں کوئی گنجائش نہیں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور غیروں کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہو"

""او بے غیرت مسعود" کے الفاظ تو ہو بہو وہی ہیں باقی عبارت اگرچہ میرے دماغ کے لاکر میں محفوظ ہے تاہم کوئی لفظ آگے پیچھے ہو سکتا ہے مفہوم بہر حال وہی ہے۔ حضرت صاحب کی وسیع حوصلگی ایثار اور فیاضی کی ایک زمانہ قسم کھاتا ہے اپنے بھائی کے حالات معلوم کر کے قلب مطہر پر چوٹ لگی نہایت پیار اور روح پرور خط لکھا کاش میں حافظ جی سے مانگ لیتا تو آج قارئین الفضل کی ضیافت طبع کے لئے پیش کر سکتا۔ موٹر کار پیش فرمادی اور ڈرائیور کو بس پر واپس آنے کا ارشاد فرمایا۔ آپ کے دل صافی میں تموج کی حالت کو تو اللہ علیم و خبیر جانے میں نے وہ خط پڑھا تو محبت و شفقت کے سمندر میں تلاطم کا کچھ اندازہ ہوا جو میرے اور آپ سب کے آقا و محبوب کے دل میں بپا تھا۔

آہ وہ حسن مقابل وہ جمال ہم نشیں
دامن موج ہوا میں اک بہشت عنبریں
گفتگو کچھ اس سلیقے سے کچھ اس انداز سے
دل بچانا سخت مشکل تھا کمند ناز سے

قریشی محمود الحسن صاحب۔ محمد اقبال پراچہ صاحب اور میں اکثر اکٹھے ملنے جایا کرتے تھے اس تنگ دامانی اور بے نوائی کے عالم میں بھی ہر بار فروٹ وغیرہ سے تواضع کرنے پر اصرار کرتے تھے ہمارے ساتھ بے تکلفی تھی انکار کریں تو ان کے دل حساس پر ایسی چوٹ لگتی تھی جسے ہم بھی بھانپ جاتے تھے اور ہمیں بھی تکلیف ہوتی تھی۔

سوچتا ہوں کہ یہ حافظ مسعود بلخ کا وہ جوان ہی تھا جس نے حضرت ابو یزید بسطامیؒ سے پوچھا تھا کہ حضرت قناعت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ قناعت یہ ہے کہ کچھ مل گیا تو کھا لیا کچھ نہ ملا تو خاموش رہا۔ اس سعادت مند نوجوان نے کہا کہ حضرت یہ تو بلخ کے کتے بھی کرتے ہیں قناعت یہ ہے کہ کچھ مل گیا تو تقسیم کر دیا اگر کچھ نہ ملا تو شکر ادا کیا۔

حافظ بھائی سے میری دوستی کی ابتداء 1954ء میں ہوئی پھر رشتہ داری بھی ہو گئی۔ مجھے اس پر فخر رہا کہ میری خامیوں اور کمزوریوں کے باوجود انہوں نے مجھے اپنا ہمدم و ہم راز بنا لیا۔ میں اپنا حال زار ان سے چھپانے کی کوشش کرتا مگر وہ بلا کے قیافہ شناس تھے ضرور ٹوہ لگا لیتے اور پھر مسلسل دعاؤں سے مدد فرماتے ہر خوشی غمی میں ان کی شرکت میرے لئے باعث برکت اور حوصلہ افزائی کا موجب ہوا کرتی تھی اور اب۔

کسی موسم میں جی لگتا نہیں ہے
تیرے آنے کا موسم ڈھونڈتے ہیں۔

اگرچہ ان کی طویل بیماری نے عرصے سے اداسی اور بے کیفی طاری کر رکھی تھی جسم ناتواں ہوتا جا رہا تھا پر روح میں وہی تازگی۔ جب ملاقات کر کے اٹھتے تو مسرت اور ملال کے ملے جلے جذبات ہوتے تھے۔

آخر وہ دن آ گیا جب کلام الہی سے منور جسم و جان سے ان کی روح اپنے مالک کی طرف پرواز کر گئی یہ چل چلاؤ کی ریت بہت پرانی ہے اس سے کسی کو مفر نہیں۔ عالم پناہ اور تاجدار بھی رخصت ہو گئے اور ستم رسیدگان روزگار بھی چلے گئے مگر حافظ بھائی کی موت ایک عالم کی موت تھی ایسا محبت کرنے والا وجود ہمیں چھوڑ گیا جو عمر بھر نہیں بھولے گا ان کے رشتہ داروں اور چاہنے والوں کا حلقہ بہت وسیع تھا سب سے تعزیت کرنا چاہی پھر غور کیا تو اپنے آپ کو سب سے زیادہ تعزیت کا مستحق پایا چنانچہ اپنے آپ سے ہی سرگوشیاں کر لیں۔ بہت عرصے کے بعد پیارے بھائی ودود احمد سے قلمی تعزیت کرنا ضروری سمجھا کہ وہ حافظ جی کے دل میں رہتا تھا لنڈن میں نہیں۔

حیرانگی کی بات ہے کہ اس تعصبات کے دور میں ماتم پرسی کرنے والوں میں علماء شہر کا ایک بڑا گروہ بھی آیا سبھی بہت عزت اور ادب سے یاد کر رہے تھے وجہ ظاہر تھی کہ حافظ صاحب کا فیضان عام بلا تمیز و مذہب جاری رہتا تھا اس ادراک کے باوجود اتنے علما کی آمد میرے لئے حیرت کا موجب بنی رہی اور جگن ناتھ آزاد کا یہ شعر بہت یاد آ رہا۔

کیا خبر کیا بات اس کے "کفر" میں پوشیدہ تھی
ایک "کافر" کیوں حرم والوں کو یاد آیا بہت

ودود مارکیٹ میں میرے بہت پیارے رہتے ہیں ان کو ملنے جایا کرتا ہوں مگر وہ پہلی سی کشش باقی نہیں رہی عزیزوں کا پیار بلاتا ہے تو حافظ بھائی کی غیر حاضری کی وجہ سے وہاں کا ماحول منجمد اور بانجھ سا لگتا ہے شامیں تھکی تھکی ہوئی لگتی ہیں اور ایک عجیب اداسی اور سراسیمگی ماحول پر طاری رہتی ہے۔

یا اللہ رحم فرما کوئی معجزہ دکھا کہ ان کے پسماندگان کو ان کی صفاتِ حسنہ فیاضی سے ودیعت فرما تا وہ نور جو نصف صدی تک اس مقام پر برستا رہا اب بھی اس کی ظلمتوں کو پاش پاش کر کے اس کے در و دیوار اور سینہ و دل کو روشن کر دے اور حافظ بھائی کو اپنے فضل سے اپنے قرب کے اعلیٰ مدارج عطا فرمائے۔

اے خدا بر تربتِ او بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم
نیز مارا از بلا ہائے زماں محفوظ دار
تکیہ گاہِ ما توئی اے قادر و ربِّ رحیم

○○○

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

کوئٹہ الیکٹرونکس
فون دکان: 583568
دکان 6، حکیم آرکیڈ حسین آگاہی۔ ملتان
ہمارے ہاں ہر قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائیٹر: چوہدری تجمل اشفاق

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم مقصود احمد صاحب حال جرمنی ابن مکرم ڈاکٹر محمد اسماعیل آف جمال پور کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم احمد حسین صاحب شاہد بابت ترکہ مکرم محمد حسین صاحب خادم)

مکرم احمد حسین صاحب شاہد ابن مکرم چوہدری محمد حسین صاحب خادم کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ و دیگر ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی 133-10 تحریک جدید ربوہ میں مبلغ -/2804 روپے موجود ہیں۔ یہ رقم ہماری والدہ محترمہ مریم بیگم صاحبہ کو ادا کر دی جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1۔ محترمہ مریم بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم احمد حسین شاہد صاحب (پسر)
3۔ مکرم راشد حسین ارشد صاحب (پسر)
4۔ مکرم ممتاز حسین امتیاز صاحب (پسر)
5۔ محترمہ صفیہ طاہرہ صاحبہ (دختر)
6۔ محترمہ رضیہ نصیر صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

اعلان سکالرشپ

○ Schimmel سکالرشپ (صرف خواتین کے لئے) برطانیہ میں اعلیٰ تعلیم کے لئے دیا جائے گا۔ وہ خواتین جنہوں نے Humanities سائنسز ایجوکیشن پبلک ہیلتھ ریڈیو گرافی۔ فزیو تھراپی۔ اکنامکس سوشل سائنسز میں کم از کم ماسٹرز مکمل کیا اس میں درخواست دینے کے اہل ہیں یہ سکالرشپ جرنلزم۔ بزنس میڈیا وومن سٹڈیز کے لئے نہیں دیا جائے گا۔ مکمل معلومات کے لئے جوابی لفافہ اور 100 روپے کے ڈرافٹ بنام ڈاکٹر زمین اے حمید 23 گالف ایونیو کنال بینک لاہور 54840 ارسال کریں۔

(نظارت تعلیم)

○ علی انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور نے پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ (پرائمری ایجوکیشن) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں درخواست دہندہ کا B.A/B.Sc ہونا لازمی ہے داخلہ فارم وغیرہ کے لئے ادارہ واقع فیروز پور روڈ نزد گلاب دیوی ہسپتال لاہور سے رابطہ کریں۔

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ 230-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمادیں۔

صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم
جلسہ سالانہ ربوہ

گمشدہ اشیاء

○ مندرجہ ذیل اشیاء اگر کسی دوست کو ملی ہوں تو صدر صاحب عمومی ربوہ کے دفتر پہنچا دیں۔

1۔ پنشن بک کی کاپی۔ 2۔ پانچویں جماعت کا سرٹیفکیٹ بنام ہمایوں احمد ولد ملک لعل خان 3۔ یکصد روپے۔

(صدر عمومی ربوہ)

قرارداد تعزیت

○ سیکرٹریان و نمائندگان شعبہ تعلیم کلام الٰہی جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کا یہ اجلاس منعقدہ 29۔ مارچ 97ء کو بمقام ربوہ مکرم محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر ایڈیشنل تعلیم القرآن وقت عارضی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کی اہلیہ محترمہ نجمہ منیر صاحبہ کی افسوسناک وفات پر دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔ مکرمہ نجمہ منیر صاحبہ نے عرصہ دس سال تک بطور سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ حلقہ تحریک جدید کوارٹرز دار الصدر جنوبی ربوہ خدمات سرانجام دیں موصوفہ بے حد خلیق اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی خاتون تھیں اور ابتلاؤں کے ایک لمبے دور میں محترم مولانا صاحب کی رفاقت کا حق ادا کیا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ کریم محترم مولانا صاحب اور دیگر تمام لواحقین کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور اپنے خاص قرب سے نوازے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

(سیکرٹریان و نمائندگان شعبہ تعلیم کلام الٰہی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17 - اپریل-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعلیٰ سندھ لیاقت علی جتوئی اور ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے لندن میں باہمی ملاقات کی بتایا گیا ہے کہ ان کے مذاکرات کامیاب رہے ہیں اور یہ طے پایا ہے کہ مسلم لیگ اور ایم کیو ایم کے درمیان طے پانے والا معاہدہ جاری رہے گا۔ الطاف حسین نے کہا کہ اتحاد میں شگاف ڈالنے کی سازش کرنے والے ناکام رہیں گے۔ ایم کیو ایم کے خلاف کیس سیاسی بنیادوں پر بنائے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ لیاقت جتوئی نے کہا کہ ہماری دوستی آخر تک برقرار رہے گی۔ کیس بھی واپس لیں گے۔ معاوضہ بھی دیں گے۔ کراچی میں کوئی "نوگو ایریا" نہیں ہے۔

○ صدر لغاری اور وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کے درمیان گزشتہ روز ملاقات ہوئی جس میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف ایف آئی آر سمیت اہم سیاسی اور اقتصادی معاملات پر غور کیا گیا۔

○ اوکاڑہ میں شیعہ رہنما کو پولیس گارڈ سمیت قتل کر دیا گیا۔ دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے شیعہ رہنما ڈاکٹر ہادی حسن کو اس وقت ہلاک کر دیا جب وہ اپنا کلینک بند کر کے گھر جا رہے تھے۔ ڈاکٹر ہادی حسن کو ڈاکٹر اعجاز امام رضوی کے قتل کے بعد مقامی شیعہ تنظیم کا سربراہ مقرر کیا گیا تھا۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ اب مکمل جمہوریت بحال ہو چکی ہے۔ مسائل عوامی قوت سے حل کریں گے۔ قومی دولت لوٹنے والوں سے کوئی رعایت نہیں ہو گی۔ مؤثر احتساب کے لئے جامع قانون بنا رہے ہیں۔ انتظامیہ اور عدلیہ اپنا کردار ادا کرے۔ قوم کو کسی معاملے میں بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ ادھورے منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔

○ صوبوں نے احتساب کمیٹیوں کے قیام کے لئے کارروائی شروع کر دی ہے۔ صوبائی حکومتوں کو اپنی سفارشات 22۔ اپریل تک وفاقی احتساب کونسل کو ارسال کرنے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ کمیٹیوں میں اچھی شہرت والے افراد شامل ہوں گے ان میں سرکاری دفاتر کارکردگی پر نظر رکھنے کی صلاحیت ہونا ضروری ہو گی۔

○ سندھ سے گندم کے 200 ٹرک پنجاب روانہ ہو گئے۔ حکومت پنجاب نے کہا ہے کہ پنجاب کو سندھ حکومت نے 80 ہزار ٹن گندم دینے سے انکار نہیں کیا۔ سندھ کی ضروریات نظر انداز کر کے گندم دوسرے صوبوں کو نہیں دی جا رہی۔ فالتو گندم پنجاب کو دی جائے گی۔ سندھ اور پنجاب کے وزرائے خورک نے اتفاق کر لیا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نواز شریف نے 2 ماہ ہی میں عوام کو مایوس کر دیا ہے۔

○ کچی آبادیوں میں پانچ مرلے کے مکانات پر پراپرٹی ٹیکس معاف کر دیا گیا ہے۔ اس کا اطلاق آئندہ بجٹ سے ہو گا۔ اچھی پوسٹنگ کے لئے سیاسی دباؤ ڈالنے والے افسران کے خلاف کارروائی ہو گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت کو ہمارا تعاون پسند نہیں آیا تو مجبوراً پالیسی بدل سکتے ہیں۔ پیپلز پارٹی پنجاب نے اپنے ایک اجلاس میں بے نظیر کے خلاف مقدمہ کے بعد حکومت سے مجبوراً تعاون کرنے کا اعلان کیا۔ پارٹی بلدیاتی انتخابات کے لئے ٹکٹ دینے کے لئے 34۔ اضلاعی ورکنگ کمیٹیاں بنادی ہیں۔

○ وفاقی وزیر مواصلات نے لاہور کے فون نمبر 18 پر کام کرنے والی ساری شفٹ معطل کر دی ہے۔

○ تائیوان کے صدر لی تنگ ہوئی 20۔ کو اپنے عہدہ صدارت کے ایک سال پورے ہونے پر ایک نرسنگ ہوم کی صفائی کریں گے اور اپنے سٹاف کے ہمراہ اپنے آبائی گاؤں کی گلیوں میں جھاڑو دیں گے۔

○ امریکی حکومت کانگریس سے پاکستانی امداد بحال کرنے کی درخواست کرے گی۔ صدر کلنٹن کی انتظامیہ نے یقین دلایا ہے کہ وہ کانگرس کو قائل کریں گے۔ یہ بات واشنگٹن میں پاکستانی سفارت خانے نے بتائی ہے۔

○ حکومت نے دو صحافیوں کو اہم عہدے دیئے ہیں۔ صحافی خلیل ملک کو پی ٹی سی ایل کے میڈیا ایڈوائزر مقرر کئے گئے ہیں۔ جبکہ نذیر ناجی کو اکیڈمی آف لیٹرز کا چیئرمین اور نیشنل کمیشن آف ہسٹری اینڈ کلچر کا چارج بھی دیا گیا ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت اپنے اہل خانہ سمیت 4 روزہ غیر ملکی سرکاری دورہ پر نیویارک پہنچ گئے۔ ائر چیف مارشل 21۔ اپریل کو نیورک پہنچیں گے۔ وزیر خزانہ سرتاج عزیز اور گورنر سٹیٹ بینک بھی اس ماہ کے آخر میں امریکہ جا رہے ہیں۔

○ گندم کی کمی کے بہانے جماعت اسلامی نے نواز شریف کے خلاف محاذ کھول دیا ہے۔ جماعت اسلامی نے انقلاب کا نعرہ بھی دے دیا ہے اس کا خیال ہے کہ مل مالکان کو فائدہ پہنچانے کے لئے گندم کی قیمت بڑھائی گئی ہے۔ خیال تھا کہ نئی فصل کٹتے ہی پاکستان کی پریشانی ختم ہو جائے گی۔ لیکن ابھی ایسا نظر نہیں آرہا۔

○ معلوم ہوا ہے کہ حکومت کمشنر اور ڈی آئی کے عہدے ختم کرنے کا فیصلہ کر رہی ہے۔ ہوم سیکرٹری ڈویژنوں کو کنٹرول کرے گا۔

○ معلوم ہوا ہے کہ وفاقی حکومت کی ہدایت پر قانون نافذ کرنے والے اداروں نے سابقہ دور حکومت میں کرپشن اور اقرباپروری میں ملوث سیاستدانوں اور ان کے قریبی عزیزوں کی ناجائز دولت کے گوشوارے جمع کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ اس ضمن میں پنجاب سے تعلق رکھنے والے سیاستدانوں میں سے سابق سپیکر قومی اسمبلی یوسف رضا گیلانی، سابق وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر، ان کے بیٹے ملک عبدالرحمٰن کھر، ملک بلال کھر، نوابزادہ نصراللہ خان ان کے بیٹے نوابزادہ منصور احمد، مخدوم شہاب الدین اور مقصود لغاری کے خلاف جو تحقیقات کی گئی ہے اس کے نتیجے میں ان کی گرفتاری کا امکان ہے۔ متعدد اہم سیاستدانوں کے علاوہ ان کے قریبی عزیزوں کو بھی گرفتار کیا جا سکتا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

نہیں ہے۔ یہ نہیں کہ ذکر الٰہی نہ بھی کرو تو گزارہ ہو جائے گا، کم سے کم ہم سخت دل تو نہیں ہیں۔ فرمایا یہ ذکر کرنے والے ہیں یا سخت دل ہیں بیچ میں تو کوئی وجود ہی اور نہیں ہے۔ جو ذکر نہیں کرے گا اس نے لازماً سخت دل ہو جانا ہے۔ پس اس کے خلاف تنبیہ کی گئی ہے۔

(از خطبہ یکم اپریل 1994ء)

اعلان داخلہ

الصادق ماڈرن نرسری (پری سکول) ربوہ میں جونیئر، سینئر نرسری کا داخلہ برائے سال 98-1997ء اگر خدا نے چاہا تو 21۔ اپریل سے سیٹیں ختم ہونے تک ہو گا۔

عمر جونیئر نرسری اڑھائی سال تا ساڑھے تین سال

سینئر نرسری ساڑھے تین سال تا ساڑھے چار سال (چند نشستیں)

(مینیجر الصادق ماڈرن نرسری (پری سکول) ربوہ)

خوشخبری
برقعوں کی جدید ورائٹی پر سیل شروع ہے
ڈبل جارجٹ نمبر 1 کوالٹی گارنٹی کے ساتھ
صرف 350/- ریڈی میڈ 500/-
• تائیوان 325/- ریڈی میڈ 475/-
• کلیوں والا A لائن کوٹ برقعہ 525/-
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے ہے
باجوہ کلاتھ سٹور گولبازار ربوہ
فون: 568

فرحت علی جیولرز اینڈ ٹنری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

خوشخبری
نصرت جہاں اکیڈمی کی تمام کتابیں جلد کروا کر تیار ہو گئی ہیں نیز اکیڈمی کے نام کے چھپے ہوئے نہایت عمدہ سکول بیگ اور کاپیاں بہت کم قیمت پر دستیاب ہیں۔
رؤف بک ڈپو اقصیٰ روڈ - ربوہ فون: 212297

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

"ایک آواز دنیا کے کناروں تک"
پروفیسر میاں محمد افضل کی کتاب ان کے مخصوص انداز میں لکھی ہوئی۔ علمی مضامین۔ انشائیے ایک شمع فروزاں اور اس کے پروانے۔ تاریخ احمدیت کے سنگ ہائے میل۔ روشنی کے مینار اور گلہائے رنگارنگ۔ سب آپ کی پسندیدگی کے طالب
262 صفحے قیمت 50/- + محصول ڈاک 6/- روپے
انور کلیم 28/ب فیروزپور روڈ لاہور - 54600